سوال

(37) عقیدہ درست ہو لیکن مجبوراً غلط الفاظ بولے جائیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر نیت درست ہو تو الفاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آنجناب اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر ایسی بات کہنے والے کی مراد یہ ہے کہ (کسی عام گفتگو میں) الفاظ (معروف) عربی زبان (یا کسی دوسری زبان) کے اسلوب و ترکیب سے کسی قدر ہٹ بھی جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا، درست ہے۔ کیونکہ اگر عقیدہ درست ہو تو ترتیب الفاظ اس پر مؤثر نہیں ہے۔

لیکن اگر کسی ترکیب و اسلوب اور جملے میں کفر و شرک کے معنیٰ ہوں تو یہ بات بالکل غلط ہے۔ اس صورت میں اس کا درست اور صحیح کرنا ازحد ضروری ہے۔ کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپنی زبان سے جو چاہے بولتا چلا جائے، خواہ اس کی نیت ٹھیک بھی ہو، بلکہ اسے اپنے الفاظ و تراکیب کو شریعت کے حدود کرنا ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 67

محدث فتویٰ